دنیلیزم / کہانت ایک تاریخی جائزہ

The Shamanism / Danyalism A Historical Overview

Dr. Ansaruddin Madni
Department of Education Development (Islamic Studies) Karakoram International University Gilgit, 15100, Pakistan
Department of Religion and Art, University of Religions and Denominations, Qom, Iran
Email: dransarmadni@gmail.com *ORCID: https://orcid.org/0009-0004-3888-5809*

Dr. Fizzah Muslim
Assistant Prorfessor, Department of (Islamic Studies) Karakoram International University Gilgit, Pakistan
Email: drfizzahmuslim@gmail.com *ORCID: https://orcid.org/0009-0007-7042-2435*

ABSTRACT:

At present, people in different regions of the world believe that there are some forces influencing our daily life, due to which we have to face losses, the list of these losses is quite long, so we will try to Let us briefly mention the problems due to which some forced and troubled people wash their hands of their faith and belief and wealth in the circles of fake actors, fake followers, and spend the rest of their lives as a picture of regret.

At the outset, you should understand that this subject is so complex and complicated that you need to have book knowledge as well as observation to understand it otherwise you will add to people's problems by drawing one-sided conclusions, for example, someone Tells you his dream, you can only hear from him about whether the dream is scary or not.

Therefore, I will try to talk about the problems on the basis of which family conflicts arise, relationships break, children, become disobedient, the tendency to commit suicide increases, and why troubled people turn to such places. Where they must reveal their secrets?

For now, to understand the reality of this concept, it is necessary to understand some historical evidence to know the extent and scope of our troubles and Sufferings.

Keywords:
Danyalism; Shamanism; Different Regions; Problems; Gilgit-Baltistan

تمہید:

اس وقت دنیا کے مختلف خطوں میں لوگ ان باتوں پر یقین رکھتے ہیں کہ ہماری روزمرہ کی زندگی میں کچھ طاقتیں اثر انداز ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے ہمیں نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ان نقصانات کی فہرست کافی طویل ہے، ہماری کوشش ہوگی کہ ہم مختصر انداز میں ان مسائل کا ذکر کریں جن کی وجہ سے بعض مجبور و پریشان لوگ اپنی پریشانیوں کے حل کے لیے ہر اس جگہ کا رخ کرتے ہیں جہاں سے انہیں یہ امید ہوتی ہے کہ ہماری پریشانیوں کا حل نکل آئے گی مثلاً دنیلیزم یعنی کہانت، عاملین، فال گیر، ستارہ شناس، تعویز گر، جادو وغیرہ۔ متعلقہ تمام شعبوں کے بارے میں عوام الناس میں دو طرح کے خیالات پائے جاتے ہیں۔

پہلا خیال:

یہ سب فضول چیزیں ہیں جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ نہ ہو وہ ان سب چکروں میں رہ کر اپنے ایمان اور مال و دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔

دوسرا خیال:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں طرح طرح کے علوم و فنوں پائے جاتے ہیں۔(1) جن کے ذریعے انسان کی پریشانیوں کا حل نکالا جاسکتا ہے (2) سابقہ تمام چیزیں در حقیقت انسانی کمالات کا عکس ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں انسانی زندگی کا حصہ ہیں البتہ ان علوم و فنون کے ذریعے کچھ لوگوں نے اپنے ناجائز خواہشات (3) کی تکمیل چاہتے ہیں مگر وہ بہت جلد بے نقاب ہوتے ہیں۔

مذکورہ دونوں خیالات کی روشنی میں ہماری کوشش ہوگی کہ ہم اپنے موضوع دنیلیزم (4) یعنی کہانت کے حدود و قیود کو سمجھتے ہوئے اس کا ایک تاریخی جائزہ پیش کریں (5) اور محققین کو اس تصورِ حیات کے بارے میں اپنے مشاہدات سامنے لائیں تاکہ ہماری اس کاوش کے ذریعے ممکن ہے کہ ان پریشان حال لوگوں کی پریشانیوں کا حل نکل آئے۔

دنیلیزم یا کہانت کا پس منظر:

ابتدائی طور پر آپ یوں سمجھ لیجئے کہ یہ موضوع اتنا پیچیدہ اور گھمبیر ہے کہ اس کو سمجھنے کے لیے آپ کے پاس کتابی علم کے ساتھ ساتھ مشاہدہ انتہائی ضروری ہے ورنہ آپ یک طرفہ نتائج اخذ کر کے لوگوں کی پریشانیوں میں اضافہ کریں گے، مثلاً کوئی شخص آپ کو اپنا خواب سناتا ہے، خواب کا ڈروانا ہونا یا نہ ہونے کے بارے میں آپ اُن سے صرف سن سکتے ہیں ان کے خواب کو ہو بہو دیکھنے سے قاصر ہیں، البتہ آپ اپنے کسی ڈراونے خواب کے سہارے اس کے خواب کو ڈراونا ہونے کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

اس لیے میری کوشش ہوگی کہ میں ان مسائل پر بات کروں جن کی بنیاد پر خاندانوں میں چپقلشیں جنم لیتی ہیں، رشتے ٹوٹتے ہیں، اولاد نافرمان بن جاتی ہے، خودکشی کرنے کا رجحان بڑھ جاتا ہے، پریشان لوگ آخر کیوں ایسی جگہوں کا رخ کرتے ہیں جہاں انہیں اپنے راز افشاں کرنا ضروری ہوتا ہے؟

فی الحال اس تصورِ خیال کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے کچھ تاریخی شواہد کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ ہماری پریشانیوں اور مصیبتوں کا حدود اربعہ معلوم ہو سکے۔ جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں کہ لفظ کاہن کا مونث کاہنہ ہے اور کاہن کے پیشے کو کہانت کہا جاتا ہے۔(6) الکاہن وہ جو اسرار الٰہی اور غیبی باتوں کے علم کا مدعی ہو یہود اور بت پرستوں کے نزدیک وہ شخص جو ذبیحے اور قربانیاں پیش کرے۔(7) کاہن فالگیر اور یہودی پادری کو بھی کہا جاتا ہے۔(8) کاہن جنوں سے دریافت کر کے غیب کی خبریں بتانے والے کو بھی کہا جاتا ہے۔(9) کاہن ان امور کی خبر دیتا جو عنقریب دنیا میں واقع ہونے والے ہوں مگر اس میں کسی نہ کسی سبب کا سہارا لیا جاتا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جن فرشتوں کے کلام کو چوری سے سن لیتے ہیں اور وہ اس کلام کو کاہن کے کان میں ڈال دیتے ہیں۔(10) کاہن وہ لوگ ہیں جن کے ذہن تیز، نفس شریر اور طبعت ناری ہوتی ہے لہذا ان امور میں مناسبت کی وجہ سے شیاطین ان سے مالوف ہو جاتے ہیں اور ہر اس امر میں جس پر انہیں قدرت حاصل ہوتی ہے یہ شیاطین ان کی مدد کرتے ہیں۔(11)

اب دیکھنا یہ ہے کہ کہانت کیا چیز ہے؟ اسلام سے قبل اس کی کیا حیثیت تھی؟ اہل عرب اپنے اختلافی مسائل کے فیصلے کاہنوں سے کیوں کراتے تھے؟ معاشرے میں انہیں اتنی عزت واحترام دینے کی وجہ کیا تھی؟ کیا اس وقت دنیا کے کسی خطے میں اس پر یقین اور عقیدہ رکھنے والے افراد موجود ہیں یا یہ اپنی بنیادی حیثیت کھو چکی ہے؟ یہ وہ اہم سوالات ہیں جو اکثر قارئین کے ذہنوں میں ابھرتے ہیں۔ ہم مذکورہ بالا سوالات کو مدنظر رکھ کر ان کے جوابات ڈھونڈنے کی کوشیش کریں گے۔ اسلام سے پہلے کی اجتماعی اور انفرادی دونوں زندگیوں میں کاہنوں کو بڑا عمل دخل تھا تمام قبائلی اور ملکی اہم معاملات میں ان سے پوچھا جاتا تھا بالخصوص جنگی مہمات میں ان کا فیصلہ اٹل ہوتا تھا اس معاشرہ میں ہر قبیلے کا اپنا ایک کاہن یا کاہنہ نیز ایک شاعر اور ایک خطیب ہوتا تھا نجی زندگی میں یہ کاہن خاص طور پر ہر قسم کے جھگڑوں اور قانونی بحثوں پر بطور حاکم کے فیصلے کرتے تھے چنانچہ کاہن کا تصور حکم کے بالکل ملا ہوا تھا ان کے فیصلے خداوندی فیصلے خیال کیے جاتے تھے جن کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جاسکتی تھی اس کے ساتھ ہی وہ خابوں کی تعبیر دیتے، گمشدہ اونٹوں کا پتا بتاتے، چوریوں اور قتل وغیرہ کا پتا بتاتے تھے۔ اس قسم کے مردوں اور عورتوں کا طبعا اثر بہت ہوتا تھا اور وہ اکثر اپنے قبیلے کی حدود سے باہر اور دور دروتک تجاوز کر جاتے تھے۔ یہ نہیں تھا کہ کاہن بالکل ادنی طبقے کے لوگوں سے چنے جاتے ہوں بلکہ بعض اوقات یہ لوگ بڑے ممتاز گھرانوں کے ہوتے تھے اور کبھی کبھی

قبیلے کا سردار ہی ان کا کاہن بھی ہوتا تھا۔یعنی کہانت نہ صرف ایک رسم کے بلکہ ایک عقیدے کے طور پر ذہن انسانی پہ حکمرانی کرتے ہوئے دیکھائی دیتی ہے۔

کہانت کی قسمیں:

عہد جاہلیت میں کہانت عام تھی بالخصوص عرب میں جس کی وجہ یہ تھی کہ ان میں نبوت منقطع ہو چکی تھی اس کی کئی قسمیں ہیں ایک قسم تو وہ ہے جسے کاہن جنوں سے حاصل کرتے ہیں کیونکہ آسمان کی طرف چڑھ کر چلے جاتے یوں کہ وہ ایک دوسرے کے اوپر چڑھنے جاتے تا آنکہ سب سے اوپر والا جن اس مقام کے قریب ہو جاتا جہاں سے وہ کلام سن سکے۔وہ اپنے پاس والے کو بتاتا یہاں تک کہ وہ جن اسے حاصل کر لیتا جو اس کو کاہن کے کانوں میں ڈال دیتا ساتھ ہی کچھ باتیں اپنی طرف سے بھی اس میں ملا دیتا پھر جب اسلام آیا اور قرآن نازل ہوا تو آسمان کو شیاطین سے محفوظ رکھا گیا اور ان پر شعلے چھوڑے گئے۔چنانچہ وہ باتیں جو جن چوری چھپے سن لیا کرتے تھے ان میں سے صرف اسی قدر باقی رہ گیا جسے سب سے اوپر والا اچک لے جاتا ہے اور وہ شعلے کے لگنے سے پہلے ہی نچلے جن کو پہنچا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

﴿إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ﴾.

ہاں جو کوئی (فرشتوں کی کسی بات کو) چوری سے جھپٹ لینا چاہے تو جلتا ہوا انگارا اس کے پیچھے لگے گا۔(12)

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بعثت نبویؐ کے وقت شیاطین کو انگاروں سے رجم کیا گیا چنانچہ آنحضرت کے عہد سے یہ کہانت منقطع ہو چکی ہے شیاطین کو رجم اس لئے کیا گیا کہ ان کو آسمانوں کی خبروں سے روک دیا جائے جیسا کہ قرآن میں آیا ہے اور کاہن صرف شیاطین ہی کے ذریعے آسمان کی خبریں معلوم کر سکتے ہیں لہذا اس وقت سے کہانت ختم ہو گئی۔مگر اس سے کوئی دلیل قائم نہیں ہوتی۔کیونکہ جہاں کاہن کا علم شیاطین کے ذریعے حاصل ہوتا ہے وہاں خود ان کی ذات سے بھی حاصل ہوتا ہے قرآن کی مندرجہ بالا آیت سے صرف اسی قدر پتا چلتا ہے کہ شیاطین کو آسمان کی خبروں کی ایک قسم سے روک دیا گیا ہے اور یہ قسم وہ ہے جس کا تعلق بعثت کی خبروں کے ساتھ ہے دیگر قسم کی خبروں سے نہیں روکا گیا نیز یہ کہ کہانت صرف نبوت کے آنے پر منقطع ہوئی تھی ہو سکتا ہے کہ نبوت کے بعد یہ پھر اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئی ہو بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ یہ تمام مدرکات بعینہ اسی طرح نبوت کے زمانے میں بجھ جاتے ہیں جس طرح ستارے اور چراغ سورج کی موجودگی میں بجھ جاتے ہیں کیونکہ نبوت وہ نور اعظم ہے جس کے ہوتے ہوئے ہر نور مخفی اور مضمحل ہو جاتا ہے۔مزید برآں جب یہ کاہن اسی زمانے میں ہوں گے جس میں نبی ہے تو یہ نبی سچائی کو پہچانتے ہوں گے اور اس کے معجزات کی دلالت کو بھی جانتے ہوں گے کیونکہ انہیں نبوت کا

کسی قدر وجدان حاصل ہوت ہے بعینیہ اس طرح جس طرح ہر انسان کو نیند کا وجدان ہوتا ہے۔کاہن میں اس نسبت کو سمجھنے کی قوت سونے والے سے زیادہ قوی ہوتی ہے اور اس بات سے جو چیز انہیں مانع آتی ہے اور انہیں نبی کی دشمنی کرنے لگ جاتے ہیں جیسا کہ امیہ بن ابوالصلت سے ہوا کیونکہ وہ تو یہی امید لگائے ہوئے تھا کہ وہ نبی ہو گا ۔ایسا ہی ابن صیاد اور مسیلمہ وغیرہ سے ہوا مگر جب ایمان غالب آجاتا ہے اور یہ آرزوئیں جاتی رہیں تو یہ نہایت اچھی طرح سے ایمان لے آتے ہیں جیسا کہ طلیحہ اسدی اور سواد ابن قارب کی صورت حال سے ظاہر ہے۔فتوحات اسلامیہ کے سلسلے میں انہوں نے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے جو ان کے حسن ایمان پر شاہد ہیں۔(13)

کہانت کی دوسری قسم وہ ہے جس میں جن اپنے مولا کو ایسی باتیں بتاتا ہے جو اوروں سے مخفی ہوتی ہیں یعنی اطراف زمیں میں ہونے والے ہوں اور یہ ایسی باتیں ہوتی ہیں جن کی بالعموم انسان کو خبر نہیں ہوتی یا صرف انہی لوگوں کو ان کی خبر ہوتی ہے جو اس سے قریب ہوں دور والوں کو نہیں ہوتی اس قسم کا وجود بعید از قیاس نہیں ہے۔

کہانت کی تیسری قسم وہ ہے جس کی بنیاد ظن، تخمینے اور اندازے پر ہے۔بعض اوقات اللہ تعالیٰ یہ قوت کسی انسان میں ودیعت کر دیتے ہیں مگر وہ انسان اس میں بہت سا جھوٹ بھی شامل کر دیتا ہے۔

کہانت کی چوتھی قسم وہ ہے جس کا دارومدار تجربے اور عادت پر ہوتا ہے اور انسان گزشتہ واقعات کو سامنے رکھ کر ہونے والے واقعہ کا پتا لگالیتا ہے۔

سیرت نگاروں نے اس عقیدے کے متعلق تفصیل سے نہیں لکھا ہے البتہ مختلف واقعات کی صحت کی طرف اشارہ ضرور کیا ہے جن کا تعلق اسلام سے قبل کا ہے۔جن میں کاہن نے صحیح بات معلوم کر لیا تھا۔ان میں سے چند ایک کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

کاہنوں کی باتیں اور فیصلے:

الخزاعی: آنحضرتؐ کے پردادا حضرت ہاشم اور ان کے بھائی امیّہ کے درمیان جب منافرت ہوئی تو اس کا فیصلہ الخزاعی نے کیا جو عسفان میں رہتا تھا یہ دونوں جب ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کے کچھ بتانے سے پہلے ہی کہا۔

"قسم ہے چمکنے والے چاند کی! دمکنے والے ستارے کی۔برسنے والے بادل کی۔اور فضا میں اڑنے والے پرندوں کی کہ ہاشم امیہ سے مفاخر میں گویا سبقت لے گیا۔"(14)

اس کاہن کے فیصلے کے بعد امیّہ جلاوطنی کی زندگی گزارنے پہ مجبور ہو گیا اور حضرت ہاشم کو سبقت حاصل ہوئی۔

عزیٰ سلمۃ الکاہن: حضرت عبدالمطلب کا طائف میں ایک چشمہ تھا جسے ذوالھرم کہا جاتا تھا ثقفیوں نے آکر اسے کھود ڈالا حضرت عبدالمطلب اس جھگڑے کا فیصلہ کرانے کے لئے عزیٰ سلمہ الکاہن کے پاس گئے حضرت عبدالمطلب

اپنے بیٹے الحرث کو ہمرہ لے گئے۔ان دنوں ان کے سوا ان کا کوئی اور بیٹا نہ تھا ثقفی بھی اپنے ساتھی لے کر نکلے ۔حرب بن امیہ نے حضرت عبدالمطلب کی مخالفت میں ان کا ساتھ دیا،راستے میں انہوں نے کاہن کو آزمانے کے لئے مشکیزے کی سلائی کے سوراخ میں مکڑی کا سر چھپایااور اسے اپنے کتے جس کا نام سوّار تھا کے پٹے میں ڈال دیا۔جب یہ لوگ کاہن کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ تم نے میرے آزمانے کے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے۔انہوں نے پوچھا کیا چیز چھپائی ہے۔وہ کہنے لگے کہ یہ مکڑی کا سر ہے جو ایک مشکیزے کی سلائی کے سوراخ میں رکھ کر پٹے والے سوار کتے کے گلے میں رکھا ہے۔انہوں نے کہا سچ ہے اب یہ بتاؤ ہمارا جھگڑا کس بات میں ہے اس نے بتادیااور ان کے درمیان فیصلہ دے دیااور وہ اس کے فیصلے کو مان کے اپنے اپنے گھروں کو چلے آئے۔(15)

بنی سعد کی کاہنہ عورت:جب زمزم کے کنویں کی کھدائی کے وقت اس میں نکلنے والی چیزوں کی وجہ سے قریش اور حضرت عبدالمطلبؑ کے درمیان جھگڑا ہوا تو فریقین نے بنی سعد ابن ہزم کی کاہنہ عورت کو حکم بنانے کا فیصلہ کیا یہ ملک شام کے بالائی علاقہ میں رہتی تھیں(16) اس کے بارے مشہور ہے کہ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے شق اور سطیح کو بلایا اور ان دونوں کے منہ میں تھوکا اور کہا سطیح کہانت کے فن میں اس کا جانشین ہو گا اس کے بعد وہ اسی دن مر گئی۔ادھر قریش راستے میں تھے انکے پاس پینے کا پانی ختم ہو گیا یہ لوگ پیاس سے اتنے بے حال ہو گئے کہ انہیں اپنی موت کا یقین ہو گیا اس لئے ہر ایک نے اپنے لئے ایک ایک گڑھا کھود لیا حضرت عبدالمطلبؑ نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"خدا کی قسم!اگر ہم اسی طرح اپنے ہاتھوں اپنی موت کا انتظار کرتے رہے تو ہم میں سے ہر ایک بے بس ہو جائے گا اس لئے بہتر ہے کہ ہم ادھر ادھر دیکھ بھال کریں، ممکن ہے خدا ہمارے لئے پانی کا بندوبست فرمادے" یہ کہکر حضرت عبدالمطلبؑ اپنی سواری کے پاس آئے اور اس پر سوار ہوئے، جیسے ہی وہ اٹھی اس کے پیر کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ ابل آیا قریش نے جب یہ معجزہ دیکھا تو وہ کہنے لگے "عبدالمطلب تمہارے حق میں فیصلہ ہو گیا،اب ہم ہر گز زمزم کے بارے میں کبھی تم سے جھگڑا نہیں کریں گے جس ذات نے تمہیں اس بیابان میں سیر اب کر دیا وہی تمہیں زمزم سے بھی سیر اب کرے گا اس لئے اب واپس چلو"۔(17)

خیبر کی کاہنہ عورت:اس واقعہ کے بعد حضرت عبدالمطلبؑ نے خانہ کعبہ میں آکر یہ منت مانی اگر اللہ تعالیٰ مجھے دس لڑکے دیں تو میں ان میں سے ایک کو اس کی راہ میں قربان کروں گا جب آپ کے دس لڑکے ہوئے تو آپ نے ان کے نام قرعہ ڈالا قرعہ آنحضرتؐ کے والد حضرت عبداللہؑ پہ نکلا آپؑ نے جب عبداللہؑ کو ذبح کرنا چاہا تو قریش بیچ میں آگئے اور حضرت عبداللہؑ کی جان بچانے کے واسطے آپ سے خیبر میں رہنے والی کاہنہ قطبہ سے فیصلہ کرانے پہ زور دیا

حضرت عبد المطلبؑ اور قریش کے چند افراد جب خیبر پہنچے تو اس کاہنہ نے کہا آپ کل میرے پاس آئیں میں رات اپنے موکل سے پوچھ لیتی ہوں اگلے دن اس نے بتایا کہ میرے پاس خبر آگئی ہے تمہیں دیت دینی پڑے گی انہوں نے پوچھا دیت کتنی ہو گی؟ اس نے کہا کہ دس اونٹوں پر قرعہ ڈالنا اور جب تک قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکالتا رہے دس اونٹوں کا اضافہ کرتے رہنا یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر نکل آئے حضرت عبد المطلبؑ نے ایسا ہی کیا بالآخر حضرت عبد اللہؑ کے بدلے سو اونٹ ذبح ہوئے۔(18)

فاطمہ بنت مر الخثعمیہ: یہ مکہ میں رہتی تھیں جب حضرت عبد المطلب حضرت عبد اللہ کے بدلے سو اونٹ ذبح کرنے کے بعد فوراً واپس جانے لگے کیونکہ عبد المطلب حضرت عبد اللہ کی شادی حضرت آمنہ بنت وھب کے ساتھ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے ان کا گزر فاطمہ کے پاس سے ہوا اس نے حضرت عبد اللہ کے چہرے میں نور نبوت دیکھ لیا تو حضرت عبد اللہ سے کہا اے نوجوان تو کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں اس نے کہا کیا تو مجھ سے ہم آغوش ہو گا میں تجھے ایک سو اونٹ دوں گی۔ حضرت عبد اللہ نے انکار کیا اور حضرت عبد المطلب کے ساتھ آگے نکل گئے کچھ عرصے کے بعد جب حضرت عبد اللہ کا گزر اس کے پاس سے ہوا تو وہ کہنی لگی اے عبد اللہ کیا تم نے شادی کی ہے آپ نے کہا ہاں اس پر فاطمہ نے کہا میں نے تمہارے چہرے میں نور نبوت دیکھا تھا لہذا میں نے چاہا کہ یہ مجھ میں آجائے مگر اللہ نے نہ مانا اور اسے وہاں رکھا جہاں اللہ نے پسند کیا۔(19)

شق بن انمار بن نزار: عربی زبان میں شق طرف اور جانب کو کہتے ہیں شق کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ آدمی کے بدن کا آدھا حصہ تھا اس کے ایک ہاتھ، ایک پیر، ایک آنکھ اور ایک ٹانگ تھی۔(20) مالک بن نصر الخمی نے ایک خوفناک خواب دیکھا تو اس نے اپنی رعیت کے تمام کاہنوں۔ جادوگروں اور منجموں کو بلا بھیجا وہ آئے۔ اس نے کہا میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے اور اس سے اتنا ڈرا ہوں کہ اسے برداشت نہیں کر سکتا انہوں نے کہا خواب بیان کرو ہم اس کی تعبیر تمہیں بتادیں گے مالک نے کہا اگر میں تمہیں خواب بتادوں تو جو تعبیر تم اس کی بیان کرو گے میں اس پر مطمئن نہیں ہوں گا جو شخص میرے بتانے سے پہلے ہی میرے خواب کو معلوم کرلے گا میں اسی کی تعبیر صحیح مانو گا اس پر انہوں نے ایک دوسرے سے کہا جو بات بادشاہ چاہتا ہے وہ اسے صرف شق اور سطیح کے پاس ملے گی جب انہوں نے بادشاہ کو یہ بتایا تو بادشاہ نے کسی کو بھیج کر ان دونوں کو بلا لیا پھر شق سے پوچھا اس نے کہا تم نے دیکھا ہے کہ ایک کوئلہ تاریکی سے نکل کر تہامہ کی زمین میں جا پڑا ہے اور وہاں کی ہر کھوپری والی ہستی کو کھا گیا ہے بادشاہ نے کہا تم نے بالکل ٹھیک کہا ہے اب تمہارے پاس اس کی کیا تعبیر ہے؟ شق نے کہا میں ان تمام کیڑے مکوڑوں کی قسم کھاتا ہوں جو دونوں سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان ہیں تمہارے ملک پر حبشی اتریں گے اور اَبْیَنَ اور جرش کے تمام

درمیانی علاقے پر قابض ہو جائیں گے اس پر بادشاہ نے کہا اے شق تمہارے باپ کی قسم تب تو غضب ہو جائے گا ہمیں بہت دکھ ہو گا یہ کب ہو گا کیا میرے ہی زمانے میں ہو گا یا میرے بعد؟ اس نے کہا تمہارے زمانے سے کچھ عرصہ بعد ہو گا ساٹھ یا ستر سال بعد پھر انہیں قتل کیا جائے گا اور وہ بھاگ جائیں گے بادشاہ نے کہا ان کو کون قتل کرے گا اور یہاں سے نکالے گا؟ اس نے جواب دیا ابن ذی یزن جو عدن سے نکل کر آئے گا اور وہ یمن میں ایک حبشی کو بھی رہنے نہ دے گا بادشاہ نے پوچھا کیا ان کی حکومت ہمیشہ کے لئے یا منقطع ہو جائے گی؟ شق نے کہا نہیں وہ تو منقطع ہو جائے گی پوچھا ان کو کون ختم کرے گا۔ اس نے جواب دیا پاک نبی ختم کرے گا جس کے پاس اس کے بلند رب کی طرف سے وحی آئے گی۔ پوچھا یہ نبی کن لوگوں میں سے ہو گا؟ جواب دیا غالب بن فہر بن مالک بن النضر کی اولاد میں سے آخر زمانے تک اس کی قوم میں حکومت رہے گی۔ بادشاہ نے کہا اے شق کیا زمانہ بھی ختم ہو جائے گا؟ اس نے کہا ہاں، اس دن ختم ہو گا جب پہلے اور آخر کے سب لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا؛ نیکو کار اس دن سعادت مند ہوں گے اور بدکار بدبخت۔ بادشاہ نے کہا اے شق کیا جو کچھ تو کہتا ہے سچ ہے؟ اس نے کہا ہاں قسم ہے شفق کی ابتدائی رات کی تاریکی کی اور صبح کی جب یہ پورے طور پر نمودار ہو جو کچھ میں نے تمہیں بتایا سب سچ ہے۔(21)

سطیح بن مازن بن غسان: یہ کاہن صرف ایک گوشت کے لوتھڑے کی طرح کا تھا یعنی اس کے نہ ہاتھ تھے نہ ٹانگیں اور پیر تھے اس کا چہرہ اس کے سینے میں تھا اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں کا ایک پلنگ بنوا دیا گیا تھا اس کو اس طرح لپیٹ دیا جاتا جس طرح کپڑے کو لپیٹ دیا جاتا ہے یہ تین سو سال تک زندہ رہے اس کے بعد اس نے وفات پائی۔(22) آنحضرتؐ کی ولادت کے وقت کسریٰ بادشاہ ایران نے اپنے محل کو لرزتے اور اس کے جھروکوں کو گرتے ہوئے دیکھا تو گھبرا گیا دربار بلایا اپنی پریشانی کا تذکرہ کر ہی رہا تھا اسی اثنا مختلف صوبوں سے بھی عجیب عجیب واقعات کی خبریں آنی شروع ہو گئیں مثلاً ایلیاء کے گورنر نے لکھا تھا کہ کل رات دریائے ساوہ کا پانی خشک ہو گیا ہے۔ شام کے گورنر نے لکھا تھا کہ کل رات وادی ساوہ کا راستہ پھٹ کر ختم ہو گیا۔ ایک خط طبریہ کے گورنر کے پاس سے آیا کہ دریائے طبریہ میں اچانک پانی کا بہاؤ بند ہو گیا۔ یہ ساری باتیں سن کر موبذان مذہبی پیشوا نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں نے رات کو ایک عجیب خواب دیکھا ہے کہ جفاکش اونٹ عربی گھوڑوں کو ہنکا رہے ہیں انہوں نے دریائے دجلہ کو پار کر لیا ہے اور وہاں کے شہروں میں پھیل گئے۔ موبذان نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ شاید عرب کے علاقے میں کوئی اہم واقعہ پیش آیا ہے آپ وہاں کے کسی عالم کو بلا لیں یہ لوگ نئے پیش آنے والے حادثوں کے متعلق بہت علم رکھتے ہیں کسریٰ کو یہ مشورہ پسند آگیا اس نے اسی وقت حیرہ کے گورنر کو خط لکھا گورنر نے کاہن عبدالمسیح غسانی کو کسریٰ کے پاس بھیج دیا۔ عبدالمسیح نے پورا واقعہ سننے کے بعد کہا کہ

اس کا صحیح جواب مشہور کاہن سطیح ہی دے سکتا ہے بادشاہ نے کہا کہ آپ فورا سطیح کے پاس جا کر اس کا جواب لے آئیں عبد المسیح بادشاہ سے رخصت ہو کر سطیح کے پاس اس وقت پہنچا جب وہ اپنی زندگی کی آخری سانسیں پوری کر رہا تھا عبد المسیح کو دیکھ کر سطیح نے کہا کہ "اے عبد المسیح عصاء لے کر چلنے والا ظاہر ہو گیا اور دریائے ساوہ خشک ہو گیا اور فارس کی آگ بجھ گئی، جفاکش اونٹوں کے مقابلے میں گھوڑوں کو وہ حیثیت نہیں رہے گی اور سطیح کے لئے ملک شام، شام رہے گا"۔(23)

سودہ بنت زمعہ: یہ جب پیدا ہوئی تو آپ کے باپ نے ایک گورکن سے کہا کہ اس کو دفن کرو (کیونکہ اس زمانے میں بچیوں کو زندہ در گور کیا جاتا تھا) گورکن نے اس بچی کو اٹھایا اور جون کے مقام پہ گڑھا کھود کر اس کو دفن کرنا چاہا تو اسے ایک آواز آئی " بچی کو دفن مت کرو اس کو جنگل میں چھوڑ دو" گورکن نے ادھر ادھر نظر دوڑائی مگر کوئی شخص نظر نہیں آیا اس نے پھر دفن کرنا چاہا تو دوبارہ اس کو کسی شخص کی آواز آئی گورکن نے بچی کو چھوڑ دیا یہ بچی بڑی ہو کر قریش کی کاہنہ بنی اس نے آنحضرتؐ کے بارے میں پیشگوئی کی تھی۔(24)

طریفۃ الکاہنہ: یہ اپنے عہد کے مشہور ترین کاہنوں میں سے تھی اسی نے عمرو بن عامر بادشاہ یمن کو اس کی حکومت سے زوال سے آگاہ کیا تھا اور اسے مآرب کے بند کی خرابی، بند میں طغیانی کے آنے اور باغات کی تباہی کی خبر دی تھی اور یہ سب کچھ اس علم کے مطابق تھا جو کہانت کی وجہ سے اسے حاصل ہوا تھا۔(25)

زبراء الکاہنہ: یہ عربوں کے مشہور کاہنوں میں سے تھی۔ اس کی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر اثر ہوتا تھا۔ ایک دن بنو رئام ایک شادی کی تقریب میں اکٹھے ہوئے تھے ان کی تعداد ستر تھی اور یہ ستر کے ستر بہادر اور جنگجو تھے۔ انہوں نے کھانا کھایا اور شراب پینے لگے۔ زبراء کاہنہ نے ان لوگوں سے کہا اے جگر گوشو تم ایک دوسرے کے ہمسر ہو یہ بات حاسدوں کے لئے غم کا باعث ہے۔ قسم ہے سخت تاریک رات کی، اور خالی فضا کی، روشن صبح کی، رات کو طلوع ہونے والے ستارے کی، بارش برسانے والے بادل کی کہ وادی کے درخت دھوکا دے رہے ہیں اور ٹیڑھے دانت پیسے جا رہے ہیں۔ یہ کہ ٹیلوں کے پتھر اولاد کی موت کی خبر دے رہے ہیں جس سے تمہیں کوئی چھٹکارے کی جگہ نہ مل سکے گی۔ ان کا ٹکراؤ ایک اترنے والی اور بدمست قوم سے ہو گیا۔ اے زبردست لوگوں کے بیٹو خدا کی قسم مجھے تو ان لوگوں کی بو آ رہی ہے جنہوں نے زرہیں پہن رکھی ہیں۔ یہ سن کر ان میں سے ایک نوجوان نے کہا گندی بڑھیا تجھے اپنی بغلوں کی بو کے سوا کوئی اور بو نہیں آ رہی۔ اس پر زبراء واپس چلی گئی۔ رات کو بنو داہن اور بنو ناعب نے شب خون مار کر تمام افراد کو قتل کر دیا۔(26)

خنافر بن التوام الحمیری: خنافر ایک کاہن تھا اسے اللہ تعالیٰ نے بھرپور جسم اور وسیع مال عطا کیا تھا۔ نیز یہ کہ یہ سرکش تھا جب آنحضرتؐ کی خدمت میں یمن کے وفد آئے اور اسلام غالب آگیا تو اس نے بنو مراد کے اونٹوں پر حملہ کیا اور سب کو ہانک کر لے گیا۔ پھر اپنے مال اور اہل وعیال کو لے کر وہاں سے نکل گیا اور شِحْر چلا گیا وہاں یہ جودان بن یحیٰ الفرضمی کا حلیف بن گیا جودان سردار اور طاقتور انسان تھا خنافر شحر کی وادیوں میں ایک ایسی وادی میں جا اترا جو زرخیز تھی اور جہاں گھنے درخت تھے۔ خنافر کہتا ہے میرا تابع جن جاہلیت میں کسی وقت بھی مجھ سے غائب نہ ہوتا تھا جب اسلام پھیل گیا تو مدت دراز تک یہ گم رہا اس سے مجھے فکر دامن گیر ہوئی ایک رات جب میں اس وادی میں سویا ہوا تھا تو یہ عقاب کی طرح لپکا اور کہا اے خنافر میں جو کہتا ہوں سنو قبلہ مضر سے تعلق رکھنے والے ایک رسول ہیں جو شہر کے رہنے والے ہیں اور وہ روشن کلام لے کر آئے ہیں میں تو ایمان لے آیا ہوں اور جلدی سے تمہارے پاس آیا ہوں لہذا تجھے چاہیے کہ تو ہر نجس کافر سے علحدہ رہے اور ہر مومن طاہر کا ساتھ دے ورنہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہو جائے گی اور پھر ملاقات نہ ہو گی اس کے بعد میں اپنے اہل وعیال کو لے کر روانہ ہو گیا تا آنکہ میں جوف پہنچا وہاں اونٹوں کو مالکوں کو واپس کر دیئے اور صنعا کا ارادہ کر کے وہاں سے چل دیا وہاں رسول اللہ کے امیر معاذ بن جبل سے ملا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی معاذ نے مجھے قرآن کی چند سورتیں سکھائیں اور اللہ نے مجھ پر یہ احسان کیا کہ گمراہی کے بعد میں ہدایت پا گیا اور جہالت کے بعد مجھے علم حاصل ہو گیا۔(27)

نافع جرشی: جب آنحضرتؐ کی ولادت سے متعلق خبر مشہور ہوئی تو یمن کے لوگ اس کاہن کے پاس پہاڑ کے دامن میں جمع ہوئے تو اس نے کہا" لوگوں اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو بڑا اعزاز اور بزرگی بخشی ہے اس نے ان کے قلب اور باطن کو پاک کیا ہے۔ لیکن لوگو! تمہارے درمیان ان کے قیام کی مدت بہت تھوڑی ہے"۔(28)

سواد بن قارب الدوسی: یہ کاہن اپنے اسلام لانے کے متعلق بتاتے ہیں کہ ایک دن میرا تابع آیا اور مجھے سے کہا سواد ابن قارب اٹھ کر میری بات سن اور اگر تجھ میں عقل ہے تو اس کو سمجھنے کی کوشش کر کہ لوئی ابن غالب کی اولاد میں سے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ظاہر ہو چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔(29)

عمرو ابن معدیکرب: ان کے متعلق مشہور ہے کہ ایک دن اس نے کہا"قسم ہے برجوں والے آسمان کی، قسم ہے برجوں والی زمین کی، گرد وغبار والی ہواؤں کی کہ یہ معاملہ نہایت سخت ہے اور ایسا ہے کہ یہ ایک نئی بات کی خبر دے رہا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ وہ نئی بات کیا ہے؟ تو اس نے کہا۔ وہ نئی خبر ایک سچے نبی کا ظہور ہے جو ایک سچی اور مضبوط کتاب اور فیصلہ کن تلوار لے کر آئیں گے"۔(30)

قس ابن ساعدہ ایادی: اس نے اپنے تابع کے سے معلومات حاصل کر کے لوگوں سے کہا۔ قس سچی اور پکی قسم کھا کر کہتا ہے جس میں وہ جھوٹا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہے جو اس کو اس دین سے زیادہ پسند ہے جس پر تم چل رہے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ایک نبی ہیں جن کے ظہور کا وقت قریب آچکا ہے۔ اور ان کا زمانہ تم پر اپنا سایہ ڈال چکا ہے۔ پس جو شخص ان پر ایمان لائے گا اس کے لئے خوشخبری ہے اور اس شخص پر افسوس ہے جو ان کی مخالفت کرے گا اور گناہ گار ہو گا۔" (31)

حطیمہ: یہ کاہنہ مدینے میں رہتی تھی اس نے مدینہ والوں کو آنحضرتؐ کے ظہور کے متعلق سب سے پہلے بتایا تھا کہ مکہ میں ایک نبی ظاہر ہوئے ہیں جنہوں نے زنا اور بدکاری کو حرام کر دیا ہے۔(32)

خطر کاہن: اس کی عمر دو سو چالیس سال ہو چکی تھی جب شہاب ٹوٹنے لگے تھے ایک دن لوگوں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا اے بنی قحطان طاقتور ستاروں کے ذریعہ آسمانوں کی جنات سے حفاظت کی جارہی ہے یہ سارا اہتمام اس عظیم الشان نبی کی وجہ سے کیا جارہا ہے جو وحی اور کتاب الٰہی کے ساتھ ظاہر ہوں گے اور ہدایت اور قرآن جیسا عظیم صحیفہ لے کر آئیں گے اور جن کے ظہور کی وجہ سے بتوں کی پوجا باطل اور ختم ہو جائے گی۔(33)

غلطہ کاہنہ: یہ کاہنہ قبیلہ بنی سہم میں سے تھی اس کے ایک شیطان جن نے اس سے آکر کہا۔ میں زخمی کرنے اور گلے کاٹنے کے دن کو جانتا ہوں۔ قریش نے جب یہ جملہ سنا حیران ہوئے کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ پھر دوسری رات اس کے جن نے آکر کہا۔ وہ کیا درے ہوں گے جن میں کعب پہلوؤں کے بل پچھڑ جائیں گے۔ جب یہ جملہ بھی قریش نے سنا تو حیران ہوئے کہ آیا اس کیا مطلب ہے؟ دیکھنا چاہیئے کہ ان کا کیا ظہور ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بدر اور احد کے واقعات ہوئے۔ تب قریش سمجھے کہ ان جملوں کا یہ مطلب تھا اور یہ خبر اس شیطان نے کاہنہ کو پہنچائی تھی۔(34)

کاہنوں کی معلومات حاصل کرنے کا طریقہ:

بعض کاہنوں کو ایسے خواب نظر آتے تھے جن سے آئندہ کے احوال اور دیگر اشیاء اور واقعات جو عام آدمی کی آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہیں ان پر کسی قدر روشن ہو جاتے ہیں یہ لوگ اپنے تابع کے ذریعے خبریں معلوم کرتے ہیں بعض کا تابع جنّ ہوتا ہے اور بعض کا شیطان۔ کاہن اپنے کو اس کا مخاطب محسوس کرتا ہے وہ صاف طور پر دیکھتا ہے کہ ایک روح اس کے پاس آرہی ہے اس کے قدموں کی آواز سنتا ہے اور اس کے بولنے کی آواز اس کے پاس دور ہی سے آنے لگتی ہے۔ علامہ ابن خلدون کہانت کے متعلق لکھتے ہیں کہانت دراصل نفس بشری کا ایک خاصہ ہے نفس بشری میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ بشریت سے نکل کر مافوق عالم تک پہنچ سکے بشریت سے نکلنا دو قسم کا ہوتا

ہے ایک عالم روحانیت کی طرف یہ صرف انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے جبکہ دوسری طرف نفس بشری ناقص اور کمزور چیزوں کی طرف نکلتا ہے۔ آگے چل کر علامہ ابن خلدون ایک عجیب بات لکھتے ہیں وہ یہ کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کہانت آنحضرتؐ کے زمانہ مبارک سے ہی ختم ہو چکی ہے کیونکہ شیطانوں کو ٹوٹنے والے ستاروں سے زمانہ بعثت ہی میں سنگسار کر کے نیست ونابود کر دیا گیا تھا تاکہ وہ آسمانی خبروں کو نہ چرا سکیں اور قرآن کریم اسی خیال کی ترجمانی کرتا ہے اور کاہن چونکہ شیطانوں ہی کے ذریعے آسمانی خبریں معلوم کرتے ہیں اس لئے شیطانوں کے مٹنے سے کہانت بھی مٹی اور ختم ہوئی لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ دلیل ثبوت دعویٰ کیلے کافی نہیں کیونکہ کاہنوں کا علم شیطانوں کے ذریعہ بھی حاصل ہوتا ہے اور خود ان کے نفوس سے بھی پھر آیت قرآنی صرف اتنا پتہ دیتی ہے کہ شیاطین آسمان سے بعثت کے بارے میں خبریں لانے سے روک دیئے گئے نہ یہ کہ دیگر اقسام کی خبریں لانے سے بھی ان کو باز رکھا گیا۔(35) مندرجہ بالا نکات کی روشنی میں جب ہم "دنیلیت" (جو شمالی علاقہ جات میں باقاعدہ ایک پیشہ اختیار کر گیا ہے)کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ تمام صفات اور طریقہ کار جو قبل اسلام ایک کاہن کیلئے ضروری تھے وہ سب " دنیل" میں پائے جاتے ہیں یعنی دنیل بھی حاجت مند سے کوئی نشانی لیکر اس کو سوتے وقت اپنے سرہانے کے نیچے رکھ دیتا ہے رات کو خواب میں یا نیم خوابی میں حاجت مند کے متعلق دنیل کا تابع تفصیلات بتاتا ہے صبح وہی باتیں دنیل حاجت مند کو بتا دیتا ہے۔ مثلا محمد شفا عرف شفایو: آپ کا شمار نومل کے معتبر لوگوں میں ہوتا ہے بظاہر خاموش طبیعت کے مالک دیکھائی دیتے ہیں مگر آپ اپنی ذات میں اور اپنے شعبہ میں ہمہ گیریت رکھتے ہیں اب تک ہزاروں لوگوں کا مفت میں علاج کر چکے ہیں آپ صوم وصلوۃ کے پابند ہیں اور فلاح وبہبود کے کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں آپ کے پاس اب بھی لوگ دور دراز علاقوں سے آتے ہیں۔ آپ ان کے ساتھ نہایت ملنساری اور محبت کے ساتھ پیش آتے ہیں اور پریشان لوگوں کی اپنی حیثیت کے مطابق مدد کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کی عمر جب تیرہ سال کی تھی تو اس وقت آپ نومل کے بلائی علاقے میں اپنے کزن مسمیان غریب،اور شمشیر علی کے ساتھ تھے اچانک اپنی طبیعت میں گھٹن محسوس کرنے لگے جس کو دور کرنے کے لئے ایک دوبار آپ نے پانی سے غسل بھی کیا مگر یہ اس کیفیت میں مسلسل اضافہ ہونے لگا جب آپ کی یہ کیفیت شمشیر علی نے دیکھی تو وہ فورا سمجھ گئے کہ آپ پہ کسی چیز کا سایہ پڑھ گیا ہے اس لئے انہوں نے فورا آپ کو گھر پہنچایا جہاں دنیل دیارو کو بلایا گیا انہوں نے آپ کو دیکھنے کے بعد آپ کے دنیل ہونے کی تصدیق کی اور اپنے طریقہ کے مطابق آپ کا علاج کیا جس کی وجہ سے آپ ایک کامل دنیل بن گئے۔ آپ کے متلعق بہت سے واقعات

مشہور ہیں جن کی صحت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ البتہ یہاں پر چند واقعات کی طرف اشارہ مقصود ہے جس سے آپ کے طریقہ علاج کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہو گی۔

ا۔ ایک دن اس زمانے کے مجتہد سید ابو القاسم نومل تشریف لائے تو آپ کی شہرت سن کر آپ سے امتحان لینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے اپنے ارادے کا اظہار مالک اشدر کے ذریعے کیا جو اس زمانے میں سید ابو القاسم کی خدمت اور مترجم کے طور پر ساتھ ہوتے تھے۔ مالک اشدر نے مجتہد کے قمیض سے ایک بٹن لے کر محمد شفا کے گھر پہنچایا۔ اگلے دن مقررہ وقت پر محمد شفا نے سید ابو القاسم کے پوچھنے پر آپ کو جواب دیا کہ آپ نے یہ نیت کی ہے کہ میری کتاب چھپے گئی یا نہیں۔ آپ سے یہ جواب سن کر سید ابو القاسم حیران ہو گئے اور کہا جواب آپ نے بالکل صحیح دیا ہے۔ اور آپ کو نصیحت کی کہ آئندہ جب کبھی کوئی سائل آئے تو اس سے نذرانے نہیں لینا بلکہ مفت علاج کرنا۔ اس دن کے بعد سے محمد شفا لوگوں سے نذرانے وغیرہ نہیں لیتا ہے۔

۲۔ ایک فیض علی جسے اہسپتال سے لاعلاج قرار دے کر خارج کیا گیا تھا جب یہ بات آپ تک پہنچی تو آپ ان سے ملنے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ واپسی پر ان سے ایک رومال لے لیا آپ کو اپنے موکل کے ذریعے معلوم ہوا کہ فیض علی پر کسی نے جادو کرایا ہے آپ نے اس کا توڑ کیا جس کی وجہ سے وہ صحت یاب ہوئے۔

۳۔ تحصیل نگر گاؤں شاہ یار کے نمبر دار شفا کا بیٹا اچانک بیمار ہو گیا شہر کے مشہور اہسپتالوں میں اس کا علاج کرایا گیا مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آخر کار نومل سے محمد شفا کو بلایا گیا آپ جب ان کے گھر پہنچے تو آپ کے موکل نے آپ کو بتایا کہ اس پر انسانی کھوپڑی کے ذریعے جادو کیا گیا ہے اور کھوپڑی گھر کے صحن میں دفن کی گئی ہے۔ آپ نے وہ کھوپڑی گھر کے صحن سے بر آمد کی جس کی وجہ سے نمبر دار کا بیٹا صحت یاب ہوا۔(36)

دنیلیت کے آثار:

بچپن یا جوانی میں دنیلیت کی علامتیں کچھ اس طرح ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں کہ ابتدائی طور پر دنیل بنے والا شخص سوتے میں مچھر یا مکھیوں کو حملہ آور ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہے(37) یا پھر آگ کے شعلوں کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھتا ہے جس سے وہ خوف زدہ ہو کر اپنے منہ کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اسے کچھ نظر نہ آئے۔ اسی دوران اپنے بازوں کا گوشت دانتوں سے کاٹتا ہے اور اپنی انگلیاں چبانے لگتا ہے(38) جوں جوں یہ سلسلہ بڑھتا جاتا ہے اس کی بے چینی میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے اور وہ لاشعوری طور پہ ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیتا ہے(39) بعض اوقات اس پر نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اسی دوران وہ ہاتھ پیر رگڑنا شروع کر دیتا ہے اور ساتھ ہی اس کے منہ سے جھاگ بھی نکلتی رہتی ہے۔(40) بہر حال اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ کاہنیت کا

سلسلہ ہر دور میں کسی نہ کسی شکل میں قائم رہا ہے یہ الگ بات ہے کہ اس کی تشخیص نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تر لوگ اس کیفیت کو بیماری سمجھ کر دوائیوں کا سہارا لیتے ہیں جسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک صحت مند انسان غلط طریقہ علاج سے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

خلاصہ بحث:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مرورِ زمانہ جہاں انسان نے جسمانی آسائش کے لیے دن رات محنت کی ہے اسی انداز میں روح کی پاکیزگی کی طرف توجہ نہیں دی۔ ظاہر ہے جب روح پاکیزہ ہو تو اس کے اثرات و ثمرات ہوتے ہیں نتیجتاً اس خلا کو پُر کرنے کے لیے کچھ لوگ آگے بڑھے جن میں بعض نے مذہب کا سہارا لیا جبکہ بعض نے اپنی معاشی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے روحانیت کا نام استعمال کیا اور عوام الناس کی سادگی کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ دنیلیزم یا کہانت کا تعلق انسان کی روح کے ساتھ ہے، مثلاً ایک شخص جو خواب دیکھتا ہے وہ خواب دوسرے کو دیکھانے سے قاصر ہے، اسی طرح جو شخص کسی غیر مرئی مخلوق سے رابطے میں ہے وہ اپنی ملاقات کے مناظر دوسرے کو دیکھا نہیں سکتا ہے جبکہ وہ ہر لمحے اس غیر مرئی مخلوق کو دیکھ سکتا ہے، ان کی گفتگو سن سکتا ہے، باالفاظِ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام پر جب وحی ہوتی تھی تو وہ فرشتوں کو دیکھ سکتے تھے، سنتے تھے، جب وہ اپنی ملاقات کا تذکرہ کرتے تھے تو جو صاحبانِ ایمان تھے وہ بن دیکھے ان غیر مرئی مخلوق کے وجود کے قائل ہوتے تھے، جبکہ دوسرے لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کی باتوں کو نظر انداز کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ان گنت مخلوقات اپنے دائرے اثر میں رہتے ہیں بعض اوقات انسانوں کا رابطہ ان سے ہوتا ہے ان مخلوقات میں سے بعض شریر طبیعت کے مالک ہوتے ہیں جو انسان کی روحانی کیفیتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کی زندگی اخلاقِ رزیلہ کا خوگر بنا دیتے ہیں مثلاً سفلی کرنے والے، جادو کرنے والے وغیرہ جبکہ بعض غیر مرئی مخلوق اچھی عادتوں کے مالک ہوتے ہیں وہ اپنے عاملین کو اخلاقِ حسنہ کے کاموں میں رہنمائی کرتے ہیں اس کی کئی مثالیں کتبِ تواریخ اور بزرگوں کے مشاہدات میں موجود ہیں۔ دنیلیزم میں بھی موکلات یعنی غیر مرئی مخلوقات کی اخلاقِ رزیلہ یا اخلاقِ حسنہ کی وجہ سے عاملین لوگوں کی پریشانیوں کو دور کرتے ہیں یا انہیں مزید پریشانیوں کے دلدل میں دھکیلتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیلیزم یا کہانت میں ہدایت بھی ہے اور گمراہی بھی۔ انسان جب روح کی پاکیزگی کا خیال رکھے گا تو وہ ان غیر مرئی مخلوق سے فائدہ اٹھائے گا، اگر وہ روح کی پاکیزگی کا خیال نہیں رکھے گا تو پھر ان غیر مرئی مخلوق سے نقصان اٹھائے گا۔

(References الھوامش)

1. https://www.youtube.com/watch?v=nK3Qx8AgC6M

2. https://www.youtube.com/watch?v=Wb-gVxgoBEk
3. https://www.youtube.com/watch?v=3MrBE83lJj4
4. https://www.youtube.com/watch?v=Ldh86RyHUpc
5. https://www.youtube.com/watch?v=hymvO5gTx-E

6۔ محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل، جمال الدین ابن منظور الإفریقی، لسان العرب، مکتبہ دار صادر، بیروت، لبنان 1414ھ
Muhammad bin Makram bin Ali, Abu al-Fadl, Jamal al-Din Ibn Manzoor al-Afriqi, Lisan al-Arab, Dar Sader Library, Beirut, Lebanon, 1414 AH.

7۔ لوئیس معلوف، المنجد، دانشنامہ ویکی پدیای عربی، بازبنی شدہ در ۷- شہریور ۱۳۹۲، ص ۹۰۰۔
Luis maeluf, almunjid, mawsueat wikibidya alearabiat, murajaeat 7-shihiriur 1392, p 900.

8۔ نقوی، علی رضا، سید، فرھنگ جامع، مرکز تحقیقات ایران، ص ۷۸۲۔
Naqvi, eali rida, sayid firhanak jam, markaz 'iiran lilbuhuth, p.782.

9۔ مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور
Molvi fayruz aldiyn, firuzlaghat, fayruz sons limitd, Lahore

10۔ آلوسی، محمود شکری، بلوغ الارب، ڈاکٹر پیر محمد حسن مترجم، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، جلد چہارم، ص ۳۴۶۔
Al'alusi, Mahmud Shukri, Baloogh Alearab, Dakar Bir Muhamad Hasan Mutarjim, Almajlis Al'ardiat Almarkazia, Lahore, Almujalad Alraabie, p 346.

11۔ آلوسی، محمود شکری، بلوغ الارب، ص ۳۴۷۔
Al'alusi, Mahmud Shukri, Baloogh Alearab, p.347

12۔ سورہ صافات آیت نمبر ۱۰۔
Surah Al-Saafat: 10

13۔ آلوسی، محمود شکری، بلوغ الارب، ص ۳۵۴۔
Al'alusi, Mahmud Shukri, Baloogh Alearab, p.354

14۔ حلبی، علی ابن برہان الدین، سیرت حلبیہ، محمد اسم قاسمی مترجم، دارالاشاعت، کراچی، جلد اول نصف اول، ص ۴۳۸۔
Halabi, Ali Bin Burhan Aldeen, Sirat Halabiah, Muhammad Eisam Qasimi, Mutarjim, Dar AlEshaat, Karachi, Almujalad 1, Alnisf 1, p .438.

15۔ الازھری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبیؐ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، جلد اول، ص ۴۳۸۔
Al'Azhari, Pir Muhammad Karam Shah, Zia Al-Nabi, Zia Al-Quran, Lahore, Vol 1, p 438.

16۔ آلوسی، محمود شکری، بلوغ الارب، ص ۳۵۷۔
Al'Alusi, Mahmud Shukri, Baloogh Alearab, p.357

17۔ الازھری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبیؐ، ص ۴۴۸۔
Al'Azhari, Pir Muhammad Karam Shah, Zia Al-Nabi, p 448

18۔ ہشام، ابو محمد عبد الملک، سیرت النبی، سید یسین علی حسنی نظامی مترجم، ادارہ اسلامیات، جلد اول، ص ۱۰۵
Hisham, 'Abu Muhammad Abdul Malik, Sirat Al-Nabi, Sayid Yasin Ali Husni Mutarjim, Maehad 'Iislamiaat, Almujalad Al'awal, P. 105.

19۔ ہشام، ابو محمد عبد الملک، سیرت النبی، سید یسین علی حسنی، ص ۴۵۹۔
Hisham, 'Abu Muhammad Abdul Malik, Sirat Al-Nabi, Sayid Yasin Ali Husni, P. 459

20۔ آلوسی، محمود شکری، بلوغ الارب، ۴۰۹۔
Al'alusi, Mahmud Shukri, Baloogh Alearab, p.409

21۔ حلبی، علی بن برہان الدین، سیرت حلبیہ، ص ۲۴۱۔
Halabi, Ali Bin Burhan Aldeen, Sirat Halabiah, p .241

22۔ آلوسی، محمود شکری، بلوغ الارب، ص ۳۶۴۔

Al'alusi, Mahmud Shukri, Baloogh Alearab, p.364

23۔ حلبی، علی بن برہان الدین، سیرت حلبیہ، ص۲۳۹۔

Halabi, Ali Bin Burhan Aldeen, Sirat Halabiah, p .239

24۔ حلبی، علی بن برہان الدین، سیرت حلبیہ، ص۲۴۳۔

Halabi, Ali Bin Burhan Aldeen, Sirat Halabiah, p .243

25۔ آلوسی، محمود شکری، بلوغ الارب، ص۳۷۱۔

Al'alusi, Mahmud Shukri, Baloogh Alearab, p.371

26۔ آلوسی، محمود شکری، بلوغ الارب، ص۳۸۰۔

Al'alusi, Mahmud Shukri, Baloogh Alearab, p.380

27۔ آلوسی، محمود شکری، بلوغ الارب، ص۳۸۵۔

Al'alusi, Mahmud Shukri, Baloogh Alearab, p.385

28۔ حلبی، علی بن برہان الدین، سیرت حلبیہ، ص۶۲۶۔

Halabi, Ali Bin Burhan Aldeen, Sirat Halabiah, p.626

29۔ حلبی، علی بن برہان الدین، سیرت حلبیہ، ص۶۲۸۔

Halabi, Ali Bin Burhan Aldeen, Sirat Halabiah, p.628

30۔ حلبی، علی بن برہان الدین، سیرت حلبیہ، ص۶۱۹۔

Halabi, Ali Bin Burhan Aldeen, Sirat Halabiah, p.619

31۔ حلبی، علی بن برہان الدین، سیرت حلبیہ، ص۶۲۳۔

Halabi, Ali Bin Burhan Aldeen, Sirat Halabiah, p.623

32۔ حلبی، علی بن برہان الدین، سیرت حلبیہ، ص۶۳۲۔

Halabi, Ali Bin Burhan Aldeen, Sirat Halabiah, p.632

33۔ حلبی، علی بن برہان الدین، سیرت حلبیہ، ص۶۵۶۔

Halabi, Ali Bin Burhan Aldeen, Sirat Halabiah, p.656

34۔ ہشام، ابو محمد عبد الملک، سیرت النبی، ص۱۳۴۔

Hisham, 'Abu Muhammad Abdul Malik, Sirat Al-Nabi, P. 134

35۔ خلدون، عبد الرحمن، مقدمہ ابن خلدون، سعد حسن خان یوسفی مترجم، کتب خانہ مرکز علم وادب، کراچی، ص۱۱۱۔

Khaldoon, Abdl Rahman, Muqadimah Ibne Khaldoon, Sad Hasan Khan Yousufi, Mutarjim, Markaz Al-Kutab Khana, Karachi, P. 111.

36۔ محمد یحییٰ، سید، دنیل تہذیب وتمدن، آغاخان رول سپورٹ پروگرام، گلگت، حصہ دوم، ص۲۳۔

Muhammad Yahyaa, Sayid, Danil Tahzeeb Wa Tamadun, Barnamaj Alagha Khan Lidaem Aldawr, Jilijit, Aljuz' Althaani, P 23.

37-https://www.youtube.com/watch?v=QWEum3OQrTA

38- https://www.youtube.com/watch?v=LPShYY30lcM

39-https://www.youtube.com/watch?v=pBWFg1Dioh4

40-https://www.youtube.com/watch?v=4w4UDGIT15I